رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی بیرون ہند للعہ

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸عہ

نمبر ۱۷۱	مطابق ۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۵ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

فہرست مضامین
حضرت امیر المومنین کی سندھ سے واپسی ۔ صفحہ ۱
جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ صفحہ ۲
جماعت احمدیہ کی ترقی اور احسان صفحہ ۵
اسلام میں حیات عیسیٰ کے متعلق غلط خیالات کا مقابلہ صفحہ ۷
تعصب اور تنگ نظری کی انتہا صفحہ ۸
سلور جوبلی کی تقریب اور احمدی جماعتیں صفحہ ۹
لدھیانہ کے احمدیوں پر تشدد کا اثر بعض شرفاء پر صفحہ ۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۱ مئی بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے
خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے

۲۰ مئی۔ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب برادر خورد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کی صاحبزادی رقیہ بیگم صاحبہ کا رخصتانہ ہُوا جن کا نکاح جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ سے پچھلے دنوں ہُوا تھا۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس تقریب پر بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی شریک ہوئے اور دُعا فرمائی۔ ۲۱ مئی دوپہر کو چودھری صاحب موصوف نے دعوت ولیمہ کی۔ جس میں تین سَو کے قریب اصحاب شامل ہُوئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا کی۔ اس تقریب پر ۲۱ مئی صدر انجمن کے دفاتر میں تعطیل کی گئی ؂

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ میاں احمد دین صاحب درزی مہاجر کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۲۰ مئی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کیے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ آلود زندگی انسان کے لئے مجسّم دوزخ ہے

فرمایا۔ وظیفوں کے ہم قائل نہیں۔ یہ سب منتر جنتر ہیں۔ جو ہمارے ملک کے جوگی سنیاسی کرتے ہیں۔ جو شیطان کی غلامی میں پڑے ہُوئے ہیں۔ البتہ دُعا کرنی چاہیئے۔ خواہ اپنی ہی زبان میں ہو۔ سچے اضطراب اور سچی تڑپ سے جناب الٰہی میں گداز ہُوا ہو۔ ایسا کہ وُہ قادر الحی القیوم دیکھ رہا ہے۔ جب یہ حالت ہوگی۔ تو گناہ پر دلیری نہ کرے گا۔ جس طرح انسان آگ۔ یا اَور ہلاک کرنے والی اشیاء سے ڈرتا ہے۔ ویسے ہی اس کو گناہ کی سوزش سے ڈرنا چاہیئے۔

گناہ گار زندگی انسان کے لئے دُنیا میں مجسم دوزخ ہے۔ جس پر غضب الٰہی کی سموم چلتی۔ اور اس کو ہلاک کر دیتی ہے جس طرح آگ سے انسان ڈرتا ہے۔ اسی طرح گناہ سے ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی آگ ہے۔

ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ نماز میں رو رو کر دعائیں مانگو۔ تا اللہ تعالےٰ تم پر اپنے فضل کی نسیم چلائے ؂

(الحکم ۱۷۔ جون ۱۹۰۳ء)

حضرت امیر المومنین کی سندھ سے واپسی

متعدد سٹیشنوں پر مخلصانہ استقبال

خان پور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سندھ کے سفر سے واپس تشریف لاتے ہوئے ۱۹ مئی صبح کو اسٹیشن خان پور (ریاست بہاولپور) سے گذرے۔ جماعت احمدیہ خان پور کی طرف سے حضور کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور کھانا بھی پیش کیا گیا۔ حضور کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ بہت سے غیر احمدی اور شہر کے معزز شرفاء حضور کی زیارت کے لئے سٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض معزز اراکین شہر کا حضور سے تعارف کرانے کے بعد استدعا کی گئی۔ کہ یہ لوگ حضور کی زبان مبارک سے کچھ پند و نصائح سننا چاہتے ہیں۔ چونکہ گاڑی کی روانگی میں چند منٹوں کا وقفہ تھا۔ حضور نے درخواست منظور فرمائی۔ اور گاڑی کے دروازہ میں کھڑے ہو کر مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس سے شریف الطبع نفوس پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اثنائے تقریر میں بعض احراریوں نے شرارت کرنی چاہی تو بعض سعید الطبع غیر احمدیوں نے انہیں اس ناشائستہ حرکت سے باز رکھا۔

اس واقعہ سے پندرہ سولہ روز پہلے خاکسار نے رویا میں دیکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس ضلع کے ایک شہر احمد پور میں رونق افروز ہیں۔ لوگ حضور کی تقریر سننے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا ہے۔ اور حضور تقریر فرما رہے ہیں۔ اس اثناء میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض احراری لاٹھیاں لئے ہوئے حضور کی طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں اور خاکسار کو تشویش پیدا ہوتی ہے۔ مگر پھر دیکھتا ہوں۔ کہ لاٹھیوں والے احراری جونہی حضور کی مجلس میں پہنچے ہیں۔ ان کا جوش سرد ہو جاتا ہے۔ اور نہایت آرام و سکون سے تقریر سنتے ہیں۔ اور بہت ہی متاثر نظر آتے ہیں۔ بحمد اللہ آج اس عالم رویا کا نظارہ ان آنکھوں نے عالم ظاہر میں دیکھ لیا۔ اور بہت سے احباب جن کو یہ رویا قبل از وقت سنائی گئی۔ اس کی تصدیق کے احسن پہلو کی انہیں یاد تازہ کرائی گئی۔ فالحمد للہ رب العالمین

خاکسار عبد اللطیف عفا اللہ عنہ سکرٹری جماعت احمدیہ خان پور

منٹگمری

۱۹ مئی چار بج کر ۱۸ منٹ بعد دوپہر ڈاک گاڑی منٹگمری پہنچی۔ جہاں سینکڑوں احمدی احباب حضور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے حاضر تھے۔ حاضرین پاک پٹن۔ عارف والہ وغیرہ دور دراز مقامات سے بھی آئے ہوئے تھے۔ سٹیشن پر شربت، لسی۔ اور سوڈا واٹر وغیرہ کا انتظام جماعت مقامی نے کیا۔ احباب آمد گاڑی سے ایک گھنٹہ پہلے سٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ گاڑی اللہ اکبر کے نعرے کے درمیان پلیٹ فارم میں داخل ہوئی۔ حضور ہجوم کو شرف مصافحہ بخشنے کے لئے دروازہ میں کھڑے ہو گئے۔ حسن انتظام اور جماعت کی خصوصی تربیت کی وجہ سے صرف ۱۰ منٹ کے عرصہ میں اتنے بڑے ہجوم نے نہ صرف ملاقات کی۔ بلکہ ایڈریس پیش کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔ جو چوہدری غلام حسین صاحب چاہلوی نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے قلت وقت کی وجہ سے صرف دعا فرمائی۔ دعا کے وقت رقت کی وجہ سے احمدی احباب کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ عاجز معہ چند اور اصحاب کے احباب کو حضرت امیر المومنین سے مصافحہ کرانے پر متعین تھا۔ تاکہ سب اصحاب مصافحہ کر سکیں۔ اور کوئی قلت وقت کی وجہ سے محروم نہ رہ جائے۔ اس وقت ایک چھوٹا سا بچہ جس کی عمر کوئی تین سال کے قریب ہوگی ملاقاتیوں کے ریلے میں آیا۔ مگر چھوٹا قد ہونے کی وجہ سے بڑے آدمیوں کے ہجوم میں مصافحہ نہ کر سکا۔ بندہ نے اس خیال سے کہ اس بچہ کے مصافحہ میں بہت وقت صرف ہوگا۔ اور حضور کو بھی تکلیف ہوگی۔ اسے آگے گذر جانے والے احباب کے ہمراہ آگے کر دیا۔ مگر اسے ملاقات کا ایسا شوق تھا۔ کہ پیچھے مڑ مڑ کر پھر کوشش کرتا۔ اچانک حضور کی نظر اس پر جا پڑی۔ اور حضور نے بڑی محبت سے نیچے جھک کر اس سے مصافحہ فرمایا۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ جتنا وقت حضور نے اس بچے کو مصافحہ کا بخشا۔ اتنا سارے ہجوم میں سے شاید ہی کسی کو نصیب ہوا ہو۔ میرے دل میں اس وقت گذرا۔ کاش میں اس بچہ کی عمر کا ہوتا۔ اور ایسا موقعہ مجھے ملتا۔ خاکسار عصمت اللہ

لاہور

لاہور ۱۹ مئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سندھ سے مراجعت فرما ہونے پر قادیان تشریف لے جاتے ہوئے آج شام کراچی میل سے لاہور پہنچے۔ سٹیشن پر احمدی احباب کے ایک جم غفیر نے حضور کا استقبال کیا۔ جس میں لاہور باغبان پورہ۔ گنج۔ لاہور چھاؤنی کے علاوہ اضلاع شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور فیروزپور کے احباب بھی موجود تھے۔ پلیٹ فارم ایک سرے سے دوسرے سرے تک آدمیوں کے ہجوم سے پر تھا۔ موقر انگریزی و اردو اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔ حضور کراچی میل سے اتر کر امرت سر جانے کے لئے گنگا میل پر سوار ہوئے۔ اور باوصف کوفت سفر اور نقاہت ازراہ ذرہ نوازی گاڑی کے دروازے پر کھڑے ہو کر ہر ایک فرد جماعت کو مصافحہ کا موقعہ بخشا۔ (نامہ نگار)

امرت سر

امرت سر ۲۰ مئی۔ ۱۹ مئی ساڑھے ۸ بجے گنگا میل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سندھ سے واپسی پر امرت سر تشریف فرما ہوئے۔ باوجودیکہ احباب جماعت امرت سر کو گاڑی کی آمد سے تھوڑا ہی وقت پہلے اطلاع ملی تھی۔ پھر بھی بتعداد کثیر احباب حضور کی قدمبوسی کے لئے جمع ہو گئے۔ جب حضور گاڑی سے اترے۔ تو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ پلیٹ فارم سے لے کر باہر تک راستہ میں لوگ مصافحے کرتے رہے۔ باہر کھلے میدان میں حضور اپنی موٹر کار کے پاس کھڑے ہو گئے اور سب کو ملاقات اور مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعض غیر احمدی معززین نے بھی حضور سے ملاقات کی۔ سب حاضرین کے مصافحہ کر چکنے پر حضور موٹر کار میں سوار ہوئے حاضرین نے اللہ اکبر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگائے اور حضور عازم دارالامان ہوئے (نامہ نگار)

کارکنان تبلیغ جماعتہائے احمدیہ

۱۔ ٹریکٹ نمبر ۱۲ معنونہ "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" دس ہزار کی تعداد میں طبع ہو کر مفت اشاعت کے لئے جماعتوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ پوری کوشش سے احباب کے ذریعہ اس کی اشاعت وسیع پیمانہ پر کرنے کا انتظام کریں۔ نظارت دعوت و تبلیغ نے اس کا فرمہ محفوظ رکھوایا ہوا ہے۔ جن کارکنان تبلیغ کو زیادہ تعداد میں اس کی اشاعت مطلوب ہو۔ وہ جلدی اطلاع دیں۔ تا مزید اسے چھپوایا جائے۔ ایسے آرڈرز چوہدری اللہ بخش صاحب احمدی پریس کو براہ راست بھی بھجوائے جا سکتے ہیں۔ وہ ان کی تعمیل ساڑھے چار روپیہ فی ہزار کے حساب سے کریں گے۔

۲۔ ایک اور ٹریکٹ چوبیس صفحے کا نظارت دعوت و تبلیغ نے چھپوایا ہے۔ کارکنان تبلیغ نظارت سے خط و کتابت کر کے یہ بھی حاصل کریں۔ اور حسب ہدایت اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

چندہ تحریک جدید کے وعدے احباب پورے کریں

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے مالی حصہ کے متعلق ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ ۲۷ مئی کو جو لیکچر دیئے جائیں۔ ان میں مالی حصہ پر لیکچر دینے والے جہاں احباب کو آئندہ اعلیٰ قربانیوں کے لئے تیار کریں۔ وہاں جن لوگوں کے وعدے اس سال کے واجب الادا ہیں۔ ان کو خصوصیت سے توجہ دلائیں۔ کہ وہ اس سال کے وعدہ کی رقم جلد سے جلد ادا کر دیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۵۴ھ

جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ اور آریہ سماجی پریس

جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینے کے متعلق احراریوں نے جو سوال اٹھایا ہے چونکہ غیر مسلم اس میں اپنا فائدہ سمجھتے ہیں اس لئے مختلف رنگوں میں اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ اور کوتاہ اندیش احراریوں کو بھڑکا رہے ہیں تاکہ وہ اپنے اس بے ہودہ اور مسلمانوں کے لئے تباہ کن مطالبہ پر اڑے رہیں:

مسلمانان ہند تو الگ رہے۔ مسلمانان پنجاب کی نگاہ میں بھی احراریوں کی جو قدر و وقعت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ان کی ساری کائنات صرف چند غرض پرست لیڈر کہلانے والے۔ اور کچھ شوریدہ سر اور آوارہ منش لوگ ہیں۔ ان حالات میں ان کے ایسے مطالبہ کی جسے جمہور مسلمانان ہند نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنے لئے سخت نقصان رسان خیال کرتے ہیں۔ اگر ہندو پریس تائید اور حمایت نہ کرتا۔ تو یقیناً وہ اپنی سابقہ روایات کی خلاف ورزی کرتا۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ مسلمانوں کو سیاسی اور مذہبی لحاظ سے نقصان پہنچانے کا کوئی موقعہ پیدا ہو۔ اور ہندو پریس کا تنگدل اور رواداری کے جذبات سے معرا طبقہ پوری طرح زور نہ لگائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش۔ اور فتنہ انگیزی شروع کی ہے۔ ہندو پریس کا وہ حصہ جس پر آریہ سماجیوں کا قبضہ و تصرف ہے۔ ہر طرح ان کی مدد۔ اور تائید کر رہا ہے۔ اور اب جماعت احمدیہ کو جداگانہ اقلیت قرار دینے کے مطالبہ پر بھی پورے زور کے ساتھ ان کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے۔ حالانکہ آریہ سماجی خود ایسی پوزیشن میں ہیں۔ کہ اس مطالبہ کی لغویت کو بآسانی سمجھ سکتے۔ اور بسہولت اس کی بے ہودگی سے آگاہ ہو سکتے تھے:

احراریوں کے مطالبہ کی بنیاد اس امر پر ہے۔ کہ ان کے نزدیک احمدی مسلمان نہیں ہیں اور وہ کہتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کو احراری مسلمان نہ قرار دیں۔ انہیں مسلمانوں میں شمار نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ سیاسی اور ملکی حقوق مسلمانوں کے ساتھ ملنے چاہئیں۔ بلکہ انہیں جداگانہ اقلیت قرار دے کر مسلمانوں سے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ آریہ سماجی پریس اس کی تائید کر رہا۔ اور احراریوں کو اپنے مطالبہ میں حق بجانب ٹھیرا رہا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس مطالبہ کا پورا ہونا جماعت احمدیہ کے لئے نقصان رسان ہے۔ یا مسلمانوں کے لئے۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر ہندو اس بنا پر کہ آریہ سماجی ہندو نہیں۔ یہ مطالبہ کریں۔ کہ ان کو علیحدہ اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تو کیا آریہ پریس اسکی اسی طرح حمایت کرے گا جس طرح اب احراریوں کے مطالبہ کی کر رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ راسخ الاعتقاد ہندو آریوں کو ہندو نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہندو دھرم سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ اور آج کل پھر یہ سوال زور شور سے اٹھایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کے ایک با اثر آرگن "گو وردھن" سیالکوٹ نے اپنے ۱۴ مئی ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں "کیا آریہ سماجی ہندو ہیں" کے عنوان سے جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں بتایا ہے۔ کہ آریہ ہندو نہیں ہیں۔ اور لطف یہ کہ جس طرح احراری یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ احمدی ان کے علماء کے "دیوان عالی" سے۔ اپنے مسلمان ہونے کی سند لیں۔ اسی طرح آریوں سے کہا جا رہا ہے کہ وہ ایک جلسہ یا کانفرنس میں اپنا ہندو ہونا ثابت کریں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"کیا آریہ سماجی ہندو ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو سچائی سے ہندو لکھنے کو تیار رہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ آریہ سماجی دلی طور سے ہندو نہیں بنتے۔ محض ہندوؤں کے اگو ہوتے۔ ان سے روپیہ لینے۔ اور قومی و ملکی فائدہ اٹھانے کے لئے وہ اپنے آپ کو ہندو کہہ دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا سناتن دھرمی ہندوؤں کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ ان ہوشیار لوگوں کی چالوں کو سمجھ کر کسی کانفرنس۔ یا جلسہ میں سماجی لیڈروں کو سامنے بلا کر فیصلہ کرائیں۔ کہ ان لوگوں کا ہندوپن اور ہندو قوم سے کیا تعلق ہے۔ تاکہ ہمیشہ ان کے ذریعہ سناتن دھرمیوں کو جو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ نہ پہنچتا۔ اور سناتن دھرمی دوست دشمن میں تمیز کر سکیں"۔

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ احراری مسلمانوں میں جو پوزیشن جماعت احمدیہ کی قرار دیتے ہیں۔ سناتن دھرمیوں کے نزدیک وہی پوزیشن ہندو دھرم میں آریوں کی ہے۔ پھر اگر آریوں کے نزدیک احراری یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ احمدیوں کو جداگانہ اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تو پھر انہیں سناتن دھرمی ہندوؤں کے اس مطالبہ کا بھی خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ کہ آریوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کر دیا جائے۔

آریہ معاصر "پرتاپ" نے احراریوں کی حمایت کے جوش میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ:۔

"قادیانی ایک طرف کہتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ دوسری طرف کہتے ہیں مسلمان کافر ہیں ...... اس کے باوجود علیحدہ اقلیت بننا بھی منظور نہیں کرتے۔ کیا تماشا ہے"

لیکن اسے یہ تماشا کیوں نظر نہیں آتا۔ کہ آریہ نہ اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں۔ اور نہ ہندو انہیں ہندو قرار دیتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ ہندوؤں سے جدا ہونا۔ اور علیحدہ اقلیت بننا بھی منظور نہیں کرتے۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ جو بات آریہ صاحبان اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ اسے جماعت احمدیہ کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور اس کا مطالبہ کرنے والوں کی حمایت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس سے ان کی انصاف پسندی۔ اور معقول نویسی پوری طرح عیاں ہے۔ ان کے نزدیک ہندوؤں سے آریوں کا علیحدہ ہو جانا ہندو قوم کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ اور وہ باوجود ہندوؤں کے یہ اعلان کر دینے کے کہ آریہ سماجی ہندو نہیں ہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے کھلے دشمن ہیں۔ ان سے علیحدہ ہو کر جداگانہ اقلیت بننا ہندوؤں کے لئے تباہ کن قرار دیتے ہیں۔ لیکن جب ان کے سامنے احراریوں کا یہ مطالبہ آتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے علیحدہ کر کے اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تو وہ مسلمانوں کے خیر خواہ اور ہمدرد بن کر اس مطالبہ کی تائید میں پورا زور صرف کر دیتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ جس بات کی تائید میں ہوں۔ اس کا مسلمانوں کے لئے نقصان رساں اور مضر ہونا یقینی ہے۔

کاش ہندو۔ اور خصوصاً آریہ پریس کو تعصب کی عینک اتار کر کسی معاملہ پر غور کرنے کی توفیق نصیب ہو۔ اور وہ کوئی بات تو عدل و انصاف کو مدنظر رکھ کر پیش کیا کرے۔

قابل توجہ حکومت صوبہ سرحد

صوبہ سرحد میں احراری جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریریں کر کے عوام کو احمدیوں کے قتل کی کھلم کھلا تلقین کر رہے ہیں۔ اور بالکل خلاف واقعہ اور جھوٹے الزامات لگا کر عوام کو بھڑکا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں پولیس نے عبدالودود نائب ناظم مجلس احرار صوبہ سرحد اور ایک اور شخص کا چالان بھی کیا تھا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ مجسٹریٹ نے ان کو بری کر دیا ہے۔ اس سے فتنہ پردازوں کے حوصلے اور زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اور احمدیوں کے متعلق سخت خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ ہم اس بارے میں صوبہ سرحد کی حکومت کو پہلے بھی توجہ دلا چکے ہیں۔ اور اب پھر لکھتے ہیں کہ شورش اور قانون شکنی کی اس رو کے انسداد کی فوری کوشش کرے جو احمدیوں کے خلاف احرار چلا رہے ہیں۔ تاکہ ناخوشگوار نتائج رونما نہ ہو سکیں۔

جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی اور احسان

مستری عطا محمد صاحب ٹھیکیدار سرگودہا کی طرف سے موصول شدہ اصل خط

اخبار "احسان" ۱۲ مئی میں سرگودھا کے ایک مستری عطا محمد صاحب کی طرف سے جن کو ان کی درخواست بیعت کے جواب میں قبول بیعت کا خط دفتر پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے بھجوایا گیا تھا۔ ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"میں نے مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کو بذریعہ خط یا کسی آدمی کے ذریعہ کوئی بیعت نامہ ارسال نہیں کیا۔ میں قادیانیوں کو کاذب سمجھتا ہوں اور جہاں کہیں ان کا نام آتا ہے لاحول پڑھتا ہوں۔ میں جناب ختم المرسلین سید الانبیاء رحمۃ للعالمین۔ سرور کائنات فخر موجودات شہنشاہ عرب و عجم حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادنیٰ ترین غلام اور حلقہ بگوش اسلام ہوں۔ میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوےٰ کرنے والے کو مفتری کاذب اور دجال سمجھتا ہوں۔ مجھے خواہ مخواہ مرزا بشیر کے پرائیویٹ سکرٹری نے ایک خط بھیج دیا ہے۔ جس میں میری بیعت کی منظوری کی اطلاع درج ہے۔ حالانکہ میں نے کوئی بیعت نامہ مرزا بشیر کو نہیں بھیجا۔"

مدیر "احسان" نے ان الفاظ کو "مرزائیت کی روزافزوں ترقی کے ڈھول کا پول" قرار دے کر یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ وہ اطلاعات جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر قادیان حاضر ہو کر یا بذریعہ خطوط بیعت کرنے کے متعلق شائع کی جاتی ہیں۔ فرضی اور بناوٹی ہوتی ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کی تحریریں دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں باحتیاط محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ اور بوقت ضرورت پیش کی جاسکتی ہیں۔ مستری عطا محمد صاحب کی طرف سے جو بیعت نامہ پہنچا۔ وہ بھی موجود ہے۔ اور اس کے لفافہ پر سرگودھا کے ڈاکخانہ کی ۱۰ اپریل کی مہر ثبت ہے۔ یہ ہر دیکھنے والے کو دکھایا جاسکتا ہے۔ اور اس کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔

بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر احمد علیہ السلام والصلوٰۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

خدمت اقدس میں عرض پرداز ہوں۔ کہ بندہ عرصہ چند سال سے معتقد تھا۔ کہ فرقہ احمدیت قادیانی باطل ہے۔ لیکن متواتر مطالعہ کتب بینی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ یہ مذہب سچا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام والصلوٰۃ سچے تھے۔ اور مسیح موعود ہیں۔ میں صدق دل سے ان پر ایمان لایا ہوں۔ اس لئے عرض گزار ہوں۔ کہ میری تحریری بیعت پر مہر ثبت فرمائی جائے۔ اور مجھے اپنے حلقہ احمدیت میں شمار فرمائیں۔ نیز دیگر دوسری ہدایات سے سرفرازی بخشی جائے۔ اور میں اپنی آمدن سے جسقدر توفیق ہوگی۔ باقاعدہ ماہانہ چندہ روانہ کرتا رہوں گا۔

خاکسار بقلم خود مستری عطا محمد گورنمنٹ کنٹریکٹر اینڈ ٹرنک مرچنٹس کیہری بازار سرگودہا۔

مندرجہ بالا خط لکھنے والے مستری عطا محمد صاحب کو بیعت کی منظوری کا خط لکھا گیا اب "احسان" میں جو تحریر شائع ہوئی ہے وہ اگر ان ہی صاحب نے لکھی ہے۔ یا ان کے متعلق کسی اور نے لکھی ہے۔ جن کا خط ہم نے اوپر درج کیا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ پہلا خط انہوں نے یا کسی اور نے ان کی طرف سے دھوکہ دہی کے طور پر لکھ دیا اور وہ اس بات کے منتظر رہے۔ کہ بیعت کی منظوری کی اطلاع پہنچے۔ تو اس کے خلاف اعلان کرائیں۔ ایسی صورت میں کسی قسم کا الزام ہم پر عائد نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی لوگ مجرم ٹھہرتے ہیں۔ جنہوں نے فریب اور دھوکہ سے کام لیا۔ اور ہماری بریت اسی تحریر سے ظاہر ہے۔ جو بیعت کی منظوری کے متعلق بھیجی گئی۔ اور جسے "احسان" میں درج کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر ہم بیعت کرنے والوں کے بناوٹی اور فرضی نام شائع کرتے۔ تو پھر ایک ایسے شخص کو جس کے متعلق ہم سمجھتے کہ اس کا نام بناوٹی طور پر بیعت کرنے میں لکھا جارہا ہے۔ بیعت کی منظوری کی اطلاع کیوں دیتے۔ ہماری طرف سے اسے اطلاع دینے کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی طرف سے اس میں کوئی بناوٹ نہیں کی۔ اور نہ ہم اسے جائز سمجھتے ہیں۔ پس ایک ایسی حرکت سے جو خط لکھنے والوں اور "احسان" میں شائع کرانے والوں سے سرزد ہوئی۔ اور جس سے ان کا دھوکہ اور فریب ظاہر ہوتا ہے اس سے احمدیت کی روزافزوں ترقی کے ڈھول کا پول کس طرح ظاہر ہوگیا۔ اس سے تو احسان اور اس کے ہم خیال کی ایمانداری کے ڈھول کا پول ظاہر ہوتا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۶ مئی کے متعلق مطالبہ

تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرم عمل ہونے کی تاکید

۲۶ مئی جس کے آنے میں چند ہی دن رہ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال ہے۔ اس دن خدا کا پیارا مسیح ہم سے جدا ہو کر رفیق اعلےٰ سے جا ملا۔ اور ہمیں ان فرائض کی طرف متوجہ کر گیا۔ جو ہمیشہ سے خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعتیں سرانجام دیا کرتی ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اس لئے دنیا میں ہوئی۔ کہ تا آپ احمدیت کو جو حقیقی اسلام ہے۔ ادیانِ باطلہ پر غالب کریں اور بھولے بھٹکے لوگوں کو آستانۂ حضرتِ احدیت پر جھکائیں۔ بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔ اور ہم ناتواں اور ہمارا مخالف ہر قسم کی طاقت رکھتا ہے۔ اور ہمارے پاس ظاہری سامانوں میں سے کچھ نہیں۔ اسلئے سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں۔ کہ ہم اپنے آپ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کریں۔ اور قربانی و ایثار کی وہ مثالیں قائم کریں۔ جنہیں دیکھ کر ہر سعید الفطرت یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو۔ کہ اس قسم کی قربانیاں سوائے ان لوگوں کے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کو پالیا ہو۔ ۲۶ مئی کے جلسے قربانی کی اسی روح کو تازہ کرنے اور احباب کو اپنے فرائض کی طرف متوجہ کرنے کے لئے منعقد ہوں گے۔ جن میں تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں کو احباب کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ جماعت ہائے احمدیہ کے تمام افراد کا فرض ہے۔ کہ وہ ان جلسوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور قربانی و ایثار کا وہ نمونہ دکھائیں جو خدا تعالےٰ کے پاکباز بندے ہمیشہ دنیا میں دکھاتے چلے آئے ہیں۔

احراریوں کی آمد و خرچ

پچھلے دنوں احراریوں نے روزانہ اپنی مالی آمد کی مہمل سی اطلاع شائع کرنی شروع کی تھی۔ لیکن پھر کسی مصلحت کے ماتحت اس کی اشاعت بھی روک دی۔ اب ایک عرصہ کے بعد "احسان" میں چندہ رقوم کا اعلان کیا گیا ہے۔ مگر یہ بتانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کہ یہ آمد کس تاریخ سے کس تاریخ تک کی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسی گول مول اطلاع سے کیا فائدہ مدنظر ہے۔ اس سے زیادہ حیرت انگیز امر یہ ہے۔ کہ روزانہ خرچ کی تفصیل چھوڑ ماہواری بلکہ سالانہ خرچ کی مجمل سی فہرست بھی شائع نہیں کی جاتی۔ حالانکہ جن لوگوں سے طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے چندہ لیا جاتا ہے۔ ان کے لئے یہ بات خاص دلچسپی کا موجب ہوسکتی ہے۔ کہ ان کا روپیہ خرچ کیونکر ہو رہا ہے۔ مگر احراریوں نے نہ آج تک کسی کو چندوں کا حساب بتایا۔ اور نہ آئندہ بتائیں گے۔ وہ صرف لینا اور اللے تللے خرچ کرنا جانتے ہیں۔ حساب بتانے کی سر دردی سہیڑنے کے لئے تیار نہیں۔

457

"احسان" میں حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مضحکہ خیز دلائل

کیا اب تک حضرت مسیح علیہ السلام کی تطہیر نہیں ہوئی

حیاتِ مسیحؑ کی ایک عجیب دلیل

"احسان" نے حیاتِ مسیحؑ کے ثبوت میں جو عجیب و غریب اور مضحکہ خیز دلائل پیش کئے ہیں۔ اور جس طرح عقل و خرد کو جواب دے کر آیات قرآنی میں بیہودہ تحریف سے کام لیا ہے۔ اس کا کسی قدر نمونہ گزشتہ مضامین میں دکھایا جا چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں اب بعض اور باتیں پیش کی جاتی ہیں:-

"احسان" لکھتا ہے:-

" مطھرک من الذین کفروا کی آیت اپنے مونہہ سے بول رہی ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق جتنے بہتان بھی تراشے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے حضرت عیسےٰؑ کی ذات کو پاک کر کے دکھائے گا اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ قتل اور صلیب کے ذریعہ موت کا الزام دینے والے یا مرزائے قادیانی کے متبعین کی طرح طبعی موت وارد ہو چکنے کا بہتان لگانے والے یا ان کو الوہیت کا درجہ دینے والے لوگوں پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام خود ظاہر ہو کر اتمام حجت کریں گے"

ان سطور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ "مدیر و سردبیر احسان" کے نزدیک جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ کہنا کہ آپ کی وفات قتل یا صلیب کے ذریعہ ہوئی۔ ایک بہتان اور الزام ہے۔ اسی طرح آپ کے متعلق طبعی موت کا اعتقاد رکھنا بھی آپ پر الزام لگانا ہے۔ اور اس کی تردید کی یہی صورت ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نفس نفیس دوبارہ دُنیا میں تشریف لائیں۔

طبعی موت کا عقیدہ الزام کیونکر بن گیا

مگر سوال یہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق طبعی موت کا عقیدہ رکھنا ان پر الزام کیونکر ہو گیا۔ کیا تمام انبیاء نے طبعی موت سے وفات نہیں پائی۔ اگر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل موت کا پیالہ پی چکے ہیں۔ حتیٰ کہ سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی طبعی موت سے وفات پا کر اپنے مولےٰ سے جا ملے۔ اور آپ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا آپ کی ذات مستجمع جمیع کمالات پر الزام نہیں۔ تو اور کون ہے جس کے متعلق کہا جا سکے۔ کہ اس کے متعلق طبعی موت کا عقیدہ رکھنا اس پر بہتان عظیم لگانا ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ احراری کامل حُریت کے لئے عقل و ہوش سے بھی کلیۃً آزاد ہو چکے ہیں اور محبت رسول کے بلند بانگ دعاوی کرنے کے باوجود اس قدر بے غیرت ہو چکے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تو یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ وفات پا کر زمین میں مدفون ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی کہدے۔ کہ وہ بھی طبعی موت سے فوت ہو چکے ہیں۔ تو ان کی رگِ حمیت پھڑک اٹھتی ہے۔ اور ان کے تن بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ ورنہ جو بات آپ کے متعلق خود بیان کرتے ہیں۔ وہی بات حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کیوں برداشت نہیں کرتے۔ یہ صرف عیسائیوں کی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو تمام خوبیوں کا منبع یقین کئے ہوئے ہیں۔

غرض حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر طبعی موت وارد ہو چکنے کا عقیدہ رکھنا اگر بہتان اور الزام ہے۔ تو یہ بہتان اور الزام ہر نبی پر خود احراری عائد کرتے ہیں۔ اور اگر اس کی تردید کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ضروری ہے، تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ دوسرے تمام انبیاء نہ آئیں۔ اور ان پر یہ الزام قائم رہے۔

تطہیر سے کیا مراد ہے

دُوسرا امر جو غور طلب ہے یہ ہے کہ تطہیر سے مراد کیا ہے۔ "احسان" نے تسلیم کیا ہے۔ کہ تطہیر سے مراد یہ ہے۔ کہ

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جتنے بہتان بھی تراشے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب سے حضرت عیسےٰ کی ذات کو پاک کر کے دکھائے گا"

مگر وہ ساتھ ہی یہ کہتا ہے۔ کہ یہ تطہیر اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جبکہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود ظاہر ہو کر اتمام حجت کریں" اس کے متعلق دریافت طلب امر یہ ہے کہ زیر بحث آیت میں اس امر کا کہاں ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود نازل ہو کر اپنے اوپر عائد شدہ الزامات کی تردید کریں گے۔

حضرت عیسیٰؑ اپنی تطہیر آپ کس طرح کرینگے

دوم جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ان کی بعثت اول کے وقت ان کی زندگی میں کئی الزامات عائد کئے گئے۔ جن سے تطہیر ان کا وجود نہ کر سکا۔ تو اب دوبارہ بعثت کے وقت وُہ کس طرح اپنے الزامات کو آپ دُور کر سکیں گے۔

مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام پر یہود یہ الزام لگاتے تھے۔ کہ آپ کی ولادت نعوذ باللہ ناجائز ہوئی۔ اب اگر بالفرض آپ دوبارہ بھی آسمان سے اُتر آئیں۔ تو اس الزام کا دفعیہ کس طرح کریں گے۔

حضرت امام حسین رضؓ کی تطہیر

سوم۔ اگر تطہیر کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وُہ شخص خود ظاہر ہو۔ جس پر کوئی الزام لگایا جائے۔ تو پھر اس سوال کا کیا جواب ہے کہ قرآن مجید میں اہل بیت نبوی کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:- انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ یعنے اے اہل بیت اللہ یہ چاہتا ہے۔ کہ تم سے رجس دُور کرے۔ اور تمہاری پوری طرح تطہیر کرے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی اہل بیت میں سے تھے۔ انہیں یزیدیوں کے ہاتھ سے شدید اذیتیں پہونچیں۔ اور انہوں نے ایسے دکھ اٹھائے۔ کہ ان کا تصور بھی لرزہ براندام کر دیتا ہے۔

ایسی صورت میں بتایا جائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تطہیر کس طرح ہوئی۔ اور وُہ کب اس عالم فانی میں عالم جاودانی سے دوبارہ آ کر اپنی تطہیر کریں گے۔

ترتیب آیت سے کیا ظاہر ہوتا ہے

چہارم:- پوری آیت یہ ہے۔ یا عیسےٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطھرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیمۃ۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چار وعدے فرمائے ہیں۔ پہلا انی متوفیک دوسرا رافعک الیّ تیسرا مطھرک من الذین کفروا۔ اور چوتھا جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیمۃ۔

متوفیک کے معنی

حضرت ابن عباس نے متوفیک کے معنے ممیتک کئے ہیں۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ مائدہ زیر آیت فلما توفیتنی) علاوہ ازیں یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ فاعل اور مفعول ذی رُوح ہو۔ سوائے ایسے مقام کے جہاں لیل یا منام کا قرینہ موجود ہو تو ہر جگہ قبض روح کے معنے ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں علاوہ اس آیت کے ۲۳ جگہ توفی کا مشتق استعمال ہوا ہے۔ اور ہر جگہ اس کے معنے قبض روح کے ہیں۔ جیسا کہ آتا ہے۔ والذین یتوفون منکم۔ توفنا مع الابرار۔ توفتہ رسلنا۔ اعبدوا اللہ الذی یتوفکم۔ پھر حدیثوں میں بھی توفی کے معنے موت کے آتے ہیں۔ چنانچہ ایک مشہور حدیث میں ذکر آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن میری امت کے کچھ لوگ دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ اس وقت میں پکار کر کہونگا۔ یہ تو میری صحبت میں بیٹھنے والے تھے؟ اس پر مجھے جواب دیا جائے گا۔ تجھے کیا معلوم تیرے بعد انہوں نے کیا کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس وقت میں وہی کہونگا۔ جو خدا کے ایک صالح بندے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ کنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (بخاری کتاب التفسیر جلد ۳ صفحہ ۷۹) یعنی اے خدا میں اس وقت تک ان کا نگران رہا جب تک تو نے مجھے زندہ رکھا۔ اس کے بعد جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر تو ہی انکا نگہبان تھا

اس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے توفی کا لفظ اپنے متعلق موت کے معنوں میں استعمال فرمایا ہے۔ لغات عرب میں بھی توفی کے معنی موت کے درج ہیں

چنانچہ لکھا ہے توفاہ اللہ ای قبض روحہ (صراح) کلیات ابوالبقا میں بھی توفی کے معنی مارنے اور قبض روح کرنے کے لکھے ہیں۔ (صفحہ ۱۲۹)

پہلے وفات بعد میں تطہیر

غرض یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ توفی کے معنے موت اور قبض روح کے ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پہلا وعدہ خداتعالےٰ نے یہ کیا ہے۔ کہ انی متوفیک یعنی میں تجھے طبعی موت دوں گا۔ چونکہ خداتعالےٰ کا کلام تقدیر وتاخیر سے مبرا ہے۔ اور یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ خداتعالیٰ جو اصدق الصادقین ہے جس ترتیب سے وعدہ کرے۔ اسی ترتیب سے اسے پورا کیا کرتا ہے۔ اس لئے چار وعدوں میں سے جب تک پہلا وعدہ پورا نہ ہو۔ اس وقت تک باقی تین وعدوں کے متعلق کوئی سوال پیدا ہو نہیں سکتا۔ اور پہلا وعدہ چونکہ طبعی موت کا ہے۔ اس لئے رفع تطہیر اور غلبہ علی الاعداء کا ظہور اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک حضرت عیسےٰ کی موت تسلیم نہ کی جائے۔

پس تطہیر سے پہلے حضرت مسیح کا فوت ہونا ضروری ہے۔ اسی کے مطابق بل رفعہ اللہ الیہ کی تفسیر میں علامہ محمد فرید وجدی نے اپنی کتاب دائرۃ المعارف میں جسے مصر کی وزارۃ المعارف العمومیہ اور جامع ازہر وغیرہ میں مستند مانا گیا ہے۔ (جلد ۹ صفحہ ۲۰۸) پر بعض محققین کا یہ قول درج کیا ہے۔ کہ توفاہ اللہ کما یتوفی الناس ثم رفع الیہ روحہ بدلیل قولہ تعالےٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے عام لوگوں کی طرح وفات دی۔ اور پھر ان کی روح کا اپنی طرف رفع کیا۔ جیسا کہ انی متوفیک ورافعک الیّ کی ترتیب سے ظاہر ہے۔

پس "احسان" کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلا وعدہ یہ فرمایا۔ کہ میں تجھے وفات دونگا اس کے مطابق پہلے ان کی وفات تسلیم کرنی چاہیئے۔ دوسرا وعدہ یہ تھا۔ کہ رافعک الیّ اس کے مطابق تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی روح کا خداتعالیٰ نے رفع کیا۔ کیونکہ موت کے بعد جسم آسمان پر نہیں جاتا۔ بلکہ روح جاتی ہے۔ پھر یہ ماننا چاہیئے کہ قرآن کریم کے ذریعہ ان کی تطہیر بھی ہو گئی۔ اور انہیں ان الزامات سے بری قرار دے دیا گیا۔ جو یہود کی طرف سے ان پر لگائے گئے۔ پھر خداتعالےٰ کا چوتھا وعدہ بھی پورا ہو گیا۔ کیونکہ عیسائیوں کا یہودیوں پر ہر ملک میں غلبہ پایا جاتا ہے۔

پس جب خداتعالےٰ کے چاروں وعدے پورے ہو گئے۔ تو اب اپنی تطہیر کو آپ ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں آنا بے سود اور ان کے وفات پا جانے کی وجہ سے قطعی محال ہے۔

تطہیر ہو گئی

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تطہیر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود کے ذریعہ ہوئی۔ کیونکہ یہود کی طرف سے سب سے بڑا الزام آپ کی ولادت پر لگایا جاتا تھا۔ قرآن کریم نے اس کی تردید کی۔ اور آپ کو بغیر باپ کے ثابت کر کے دنیا پر آپ کی اور آپ کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کی تطہیر کی۔ اسی طرح آپ کو خدا اور ابن خدا مانا جاتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تردید کی۔ اور تطہیر کرتے ہوئے واضح کیا۔ کہ آپ خدا کے راستباز نبی تھے۔ مشرکانہ خیالات بعد کے لوگوں کے ایجاد کردہ ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی موت پائی۔ اور اس طرح آپ نعوذ باللہ لعنتی ٹھہرے۔ قرآن مجید نے اس کی بھی تردید کی۔ اور بتایا۔ کہ آپ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ اور طبعی موت سے فوت ہوئے۔

غرض تمام الزامات سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے ذریعہ تطہیر کی۔ اب حضرت مسیح کا انتظار کرنا۔ اور یہ امید رکھنا کہ وہ خود آئیں گے۔ بالکل فضول ہے۔

حضرت امیر المومنین کا ارشاد اور جماعت احمدیہ کے لئے

اخلاص کا عملی ثبوت دینے کا موقعہ

نمائندگان مجلس مشاورت اور ان معزز مہمانوں کو جو گذشتہ ماہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر قادیان تشریف لائے۔ معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت مبسوط اور مفصل خطبہ جمعہ میں (جو ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے) ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء بروز اتوار ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ منجملہ اور تحریکات کے چندوں کی باقاعدگی اور بقایوں کی ادائیگی کے متعلق فرمایا تھا۔

"اس عظیم الشان مقصد کو مت بھولو۔ جو تمہارے سامنے ہے بہت بڑا کام ہے۔ جسے تم نے سرانجام دینا ہے۔ وہی سکیم لے لو۔ جو میں نے تمہارے سامنے اس وقت پیش کی ہے۔ اور جو دریا میں سے ایک قطرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس پر ابھی ہماری جماعت نے کامل طور پر عمل نہیں کیا۔ کل ہی مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہماری انجمن پر ایک لاکھ تین ہزار روپے کا قرض ہے۔ کیا کوئی عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر ہم متفقہ طور پر کوشش کریں تو یہ ایک لاکھ تین ہزار روپیہ کا قرض نہیں اتار سکتے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہم پوری جدوجہد سے کام لیں۔ تو ایک مہینے میں ہی یہ قرض اتر سکتا ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ جماعت کے بعض افراد کو اپنی ذمہ واری کا احساس نہیں ہے۔"

پھر ان امور کی اصلاحی تدابیر تجویز فرماتے ہوئے فرمایا:۔ "ہر جگہ کی جماعتیں ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو جلسے کریں۔ اور مختلف لوگ مختلف موضوعات پر لیکچر دیں۔ مثلاً کوئی صلح و محبت پر اور کوئی اس پر لیکچر دے۔ کہ چندوں کے بقائے صاف کئے جائیں۔" پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو ایک لاکھ تین ہزار روپے کے قرض کے متعلق جماعت سے جو یہ امید ظاہر فرمائی ہے۔ کہ اگر متفقہ کوشش کریں۔ تو ایک مہینے میں یہ قرض اتر سکتا ہے۔ اس کی طرف میں احباب جماعت اور عہدہ داران کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بقایوں کی ادائیگی کے متعلق ۲۶ مئی کو لیکچر دیں۔ اور پھر بقایا کی وصولی کے لئے منظم اور موثر طریق پر جدوجہد فرمائیں۔ تا حضور کے منشاء کے ماتحت جماعتیں جلد تر اس بار کو جو انجمن کے ذمہ قرض کی صورت میں ہے۔ اتار کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔

اس وقت زمینداروں سے بقایا اور فصل ربیع کے چندہ کی وصولی کا خاص موقعہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ زمیندار نمائندگان اپنے اخلاص کا جو مظاہرہ مجلس مشاورت میں کر چکے ہیں۔ اب اس کا عملی ثبوت فصل ربیع کے موقعہ پر بقایا اور فصل ربیع کا چندہ ادا کر کے دیں گے۔ اسی طرح شہری جماعتوں کے عہدہ داران اور نمائندگان بھی حضرت امیر المومنین کے ارشاد کی تعمیل میں عملی ثبوت پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

—— ناظر بیت المال قادیان

احمدیہ ہوسٹل لاہور

جو احمدی طالب علم لاہور کے کالجوں میں داخل ہوں۔ انہیں احمدیہ ہوسٹل میں رہائش اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہوسٹل صرف اس غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ کہ احمدی لڑکے اکٹھے مل کر رہیں خاصکر وہ جو نئے نئے لاہور میں آتے ہیں۔ تاکہ وہ غیروں کے اثر سے محفوظ رہیں۔ اور اپنا ایک مستقل کیرکٹر احمدیہ ہوسٹل کی فضا میں بنائیں۔ یہاں درس اور نمازوں کا باقاعدہ انتظام ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ لاہور تشریف لائیں۔ تو ہوسٹل میں ضرور تشریف لاتے ہیں۔ اس طرح حضور کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا بھی اکثر موقعہ ملتا رہتا ہے۔ طلباء کے والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو احمدیہ ہوسٹل میں داخل کرائیں۔ احمدیہ ہوسٹل ۳۰ ایمپرس روڈ پر واقع ہے۔ خاکسار

محمد نذیر خان سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

تعصّب اور ناروا داری کی انتہا

سر محمد اقبال کا عجیب و غریب رویّہ

معزز انگریزی معاصر سن رائز لاہور نے اپنے ۱۱ مئی کے پرچہ میں سر محمد اقبال کے بیان پر جو دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

لاہور کے اخبارات میں جو مضمون سر محمد اقبال نے شائع کرایا ہے اس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی مذہبی و سیاسی حیثیت کے متعلق جو بحث جاری ہے۔ اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے مضمون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سر محمد اقبال کو حکومت کے اس رویہ پر کہ وہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی۔ بہت افسوس ہے انہوں نے حکومت کے سر یہ الزام دھرا ہے کہ وہ مسلمانانِ ہند کی طاقت اور تنظیم کا شیرازہ بکھیرنے کی خاطر میدانِ مذہب کے مجاہدوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ سر محمد اقبال کے خیال میں گورنمنٹ کو چاہئے تھا۔ کہ علما کی خواہشات کے مطابق جو کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو کھلم کھلا کافر کہتے۔ اور انہیں اسلامی شریعت کے خود ساختہ نظریئے کی رو سے کشتنی و گردن زدنی قرار دیتے ہیں تحریک احمدیت کو شروع میں ہی پنپنے نہ دیتی۔ سر اقبال در اصل بانیٔ جماعت احمدیہ کو سزاوارِ قتل قرار دیتے ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ مسلمانانِ ہند کا قومی اتحاد برطانوی حکومت کے زیر سایہ اس قدر بھی محفوظ نہیں۔ جتنا یہودیوں کا ملی اتحاد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانے میں رومی حکومت کے ماتحت محفوظ تھا۔ اگرچہ سر محمد اقبال سے اپنے مضمون میں حکومت کی مذہب میں نامداخلت کے رویہ کو واضح کرتے ہوئے جو ان کے خیال کے مطابق جماعت احمدیہ کی ترقی کا موجب ہوا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ ان کے یہودی مخالفین اور غیر ملکی رومی سلطنت کا غیر اختیاری طور پر تذکرہ ہو گیا ہے۔ لیکن یہ ہمارے نزدیک معاملہ زیر بحث پر غور کرنے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ وہ حضرت مسیحؑ ناصری کی قوت کے ساتھ اور ان کے رنگ میں رنگین ہو کر آئے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔ کہ ایک وقت آئیگا۔ جبکہ مسلمان کہلانے والے یہودیوں کے نقش قدم پر چلینگے۔

سر اقبال کو افسوس ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ وہی سلوک روا رکھنے میں جو کہ رومی حکومت نے شورش پسند یہودیوں سے خائف ہو کر حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق روا رکھا تھا۔ کیوں کوتاہی کی۔ ڈاکٹر صاحب ایسے تعلیم یافتہ شخص کو اپنے اس قسم کے بیان کی پیچیدگی اور خطرات پر غور کر لینا چاہئے تھا جبکہ حکومت برطانیہ پر جماعت احمدیہ کے ساتھ ظالمانہ سلوک روا نہ رکھنے کا الزام لگا کر انہوں نے اپنے اور اپنے ہم خیالوں کے دلوں کی اندرونی کیفیت آشکار کی تھی۔

کیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح یہودی آغاز میں عیسائیت پر تشدد کرتے تھے۔

اسی طرح انہیں بھی جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم ڈھانے کے لئے کھلا چھوڑ دینا چاہئے کیا وہ رومن حکومت کے ہاتھ سے جس نے متعصب یہودیوں کے پُر شور مطالبہ پر حضرت مسیحؑ کو ان کے حوالے کر دیا تھا۔ ان کے حضرت مسیحؑ کو صلیب دیئے جانے کے فعل کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں؟ اگر سر اقبال یہود کے اس فعل کو مستحسن خیال کرتے ہیں۔ تو پھر انہیں حق حاصل ہے۔ کہ حکومت برطانیہ سے ایسے تاریخی واقعہ کی یاد کو دوبارہ تازہ کرنے کی خواہش کریں۔ لیکن ایسی صورت میں ان کو یہ بھی سمجھ لینا چاہئے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کونسی حیثیت اختیار کر لیں گے۔ ان کا یہ رویّہ یقیناً وہی ہوگا جو یہودیوں نے حضرت مسیحؑ ناصری کے مقابلہ میں اختیار کیا تھا۔

سر اقبال سمجھتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں ہر اس شخص کو جو چند نئے عقائد گھڑ لیتا ہے۔ جدید مذہب کی بنیاد ڈالنے کا حق حاصل ہے۔ تاکہ وہ لوگوں کے مذہبی جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھا سکے۔ اور حکومت برطانیہ جو مذہبی آزادی کے اصول کی پابند ہے۔ کسی ایک مذہب کے پیرووں کی جماعت کے اتحاد اور جامعیّت کی طرف سے اس وقت تک بے اعتنا رہتی ہے جب تک وہ نیا شخص جس کا مقصد جماعت متعلقہ کی صفوں میں تفریق ڈالنا ہوتا ہے ٹیکس اور محصول وغیرہ ادا کرتا رہتا ہے۔ ان کا یہ کہنا گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کرنے کے مترادف ہے۔ کہ وہ ہر اس تحریک کو جس کا مقصد خواہ مذہبی ترقی و ارتقا ہو۔ یا لوگوں میں صحیح مذہبی رُوح پھونکنا۔ جبراً روک دے اگر سر اقبال کے اس مشورے پر ہمیشہ سے عمل ہو رہا ہوتا۔ تو عالمِ مذہب میں بالکل کوئی ترقی رونما نہ ہو سکتی۔ اور بنی نوع انسان کے ہاتھ میں سوائے اس مذہب کے جو سب سے پہلے زمانۂ قدیم کے باشندوں کے حصہ میں آیا ہوتا۔ اور کچھ نہ ہوتا۔ کیا سر موصوف کے ان خیالات کے ماتحت عیسائیت منصۂ شہود میں آسکتی تھی۔ کیا دشمنوں کی تخریبی سرگرمیوں کے مقابلہ میں اسلام سر بلند ہو سکتا تھا؟ سر اقبال کا یہ نظریہ اس قدر تحیّر آمیز ہے۔ کہ ان کی علمی قابلیت کو بلند ثابت کرنے کی بجائے اس کی پستی پر دال ہے۔ قرآن شریف جگہ جگہ ایسے لوگوں کا ذکر کرتا ہے۔ جو ہر نئے خیال اور اصلاحی کوشش سے عناد رکھتے تھے۔ اور مبعوث ہونے والے رسول کی باتیں سننے سے اس لئے انکار کرتے رہے ہیں۔ کہ ان کے خیال میں وہ شخص ان لوگوں کے اتحاد اور تنظیم کو برباد کرنے آیا تھا۔ کیا رسول مقبول محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے معاندوں کی طرف سے یہی اعتراض پیش نہیں کیا گیا تھا۔ جس کا ذکر ڈاکٹر اقبال نے کیا ہے۔

اس قسم کی ذہنی کیفیت اس بات کا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ دورِ حاضرہ کو ایک ایسے مصلح اور ہادی کی ضرورت ہے۔ جو لوگوں میں مذہب کے متعلق سچی عقیدت اور براہین کی رُوح کا احیاء کرے۔

سر اقبال کا یہ زاویۂ نگاہ مسلمانانِ عالم اور خصوصًا مسلمانانِ ہند کے سابقہ پچاس سالہ سلسلۂ تخیلات کا ایک جزو ہے۔ اور مسئلۂ جہاد کے متعلق یہ وہ خیالات ہیں۔ جو بہیمانہ وحشت ناکیوں سے ملوث ہیں۔

غرض سر اقبال کا یہ جذبۂ غیر رواداری اور تعصب معقولیّت سے بہت بعید ہے۔ غیر مسلم کس طرح ان کے ہم خیال مسلمانوں پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ خود اپنوں کو مذہبی آزادی دینا پسند نہیں کرتے۔ اگر رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت ایسی دلیل قابل توجہ سمجھی جاتی۔ تو اسلام کس طرح نشوونما پا سکتا تھا؟ خدا کے ماموروں کے خلاف ہمیشہ یہی اعتراض پیش کیا گیا ہے۔ کہ وہ لوگوں میں تفریق ڈالنے کے لئے آئے:۔

دلچسپ غلطی

لاہور کے ۱۵ مئی کے جلسہ میں مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو نہایت دل آزار تقریر کی۔ اس کا ایک فقرہ "احسان" نے بالفاظ ذیل لکھا۔ "خدا نے بخاری کو مرزائیوں کے اوپر دجال بنا کر بٹھا دیا ہے"۔ اگرچہ احسان نے بعد میں لکھا ہے۔ کہ "کتابت کی غلطی سے دجال لکھا گیا ہے"۔ لیکن یہ دلچسپ اور قرینِ صواب غلطی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ قدرت نے "احسان" کے ذریعہ حقیقت کا اظہار کرا دیا۔ کیونکہ مسیح موعود کے وقت دجال کا ظہور مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ضروری قرار دیا ہے۔ جو مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ اس نسبت کے لحاظ سے اگر عطاء اللہ شاہ کو اس لقب کا مصداق سمجھ لیا گیا۔ تو اس میں کوئی غلطی نہیں۔ بخاری صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ اس وقت تک جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کھڑے ہونیوالوں میں وہ سب سے سبقت لے گئے ہیں۔ ایسی صورت میں۔ "احسان" نے [illegible]

سلور جوبلی کی تقریب اور احمدی جماعتیں

بریلی

شہنشاہ معظم ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں یہاں جماعت احمدیہ نے انتہائی خلوص سے اظہار عقیدت کیا۔ مسجد احمدیہ بریلی کو جو کہ عین وسط شہر میں واقع ہے اچھی طرح آراستہ کیا گیا۔ اور ایک دروازہ بنا کر خوب سجایا گیا۔ اور اس پر جلی حروف میں یہ فقرہ لکھا گیا۔ کہ "یا رب رہے سلامت فرمان روا ہمارا" اسی طرح تمام مسجد میں بہت بڑی تعداد میں موم بتیوں اور چراغوں سے چراغاں کیا گیا۔ تمام احباب جماعت نے اپنے اپنے مکانوں پر بھی چراغاں کیا۔ اور تبلیغ حسب جوبلی میں دئے۔

خاکسار، محمد یونس

بہلول پور

۶ مئی۔ اے وی نوئر مڈل سکول بہلول پور میں سلور جوبلی کے منانے کے لئے جلسہ زیر صدارت چوہدری عبد اللہ خان صاحب منعقد کیا گیا۔ ماسٹر برکت علی صاحب ہیڈ ماسٹر نے ملک معظم کے حالات سنائے۔ بعد ازاں خاکسار نے برکات سلطنت انگلشیہ کا سابقہ حکومتوں سے مقابلہ کر کے ثابت کیا۔ کہ ہمیں ان احسانات کو یاد کر کے وفاداری اور اطاعت کرنی چاہیے۔ مولوی عصمت اللہ صاحب نے بعد ازاں تقریر کی۔ جلسہ دعا پر برخواست کیا گیا طلباء میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ رات کو مسجد احمدیہ سکول زنانہ و مردانہ اور احمدی گھروں میں چراغاں کیا گیا۔

الیاس الدین سکرٹری انجمن احمدیہ بہلول پور

گونڈہ

۶ مئی کو بہ سلسلہ سلور جوبلی بعد نماز مغرب ملک معظم کے لئے دعا مانگی گئی۔ اور ہر احمدی کے گھر پر چراغ روشن کئے گئے۔ جناب خان بہادر شیخ آصف زمان صاحب نے پچاس روپیہ سلور جوبلی میں چندہ دیا منجانب سرکار خان بہادر صاحب موصوف کو ایک تمغہ بھی عطا کیا گیا۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا مراد علی۔ گونڈہ۔

بدوملہی

مورخہ ۶ مئی کو جماعت احمدیہ بدوملہی نے مسجد احمدیہ میں خوب روشنی کی اور دعا کی۔ کہ خداوند تعالیٰ بادشاہ سلامت کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور آپ کے اقبال اور انصاف میں ترقی دے۔ ۷ مئی جلسہ کیا گیا۔ جس میں برکات سلطنت برطانیہ پر تقریریں کی گئیں۔ اور بادشاہ سلامت کی درازی عمر اور ترقی اقبال کے لئے دیر تک دعا کی گئی۔ بعدہ غرباء میں شیریں پلاؤ کی ایک دیگ تقسیم کی گئی۔

خاکسار۔ ڈاکٹر نور الدین بدوملہی

وزیرآباد

انجمن احمدیہ وزیرآباد کا ایک عام جلسہ مورخہ ۶ مئی ۳۵ء کو شہنشاہ جارج پنجم کی سلور جوبلی کی تقریب پر بادشاہ سلامت کے ساتھ اظہار عقیدت کے لئے منعقد ہوا۔

مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

۱۔ انجمن احمدیہ وزیرآباد کے تمام افراد ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے پچیس سالہ عہد حکومت کے موقع سلور جوبلی پر ان کے ساتھ وفاداری۔ خوشی اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ان کی درازی عمر کے لئے دعا کرتے ہیں۔ نیز رعایا کے لئے امن اور خوشحالی کے لئے دست بدعا ہیں۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ اس قرارداد کی نقول چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گوجرانوالہ اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

سکرٹری انجمن احمدیہ وزیرآباد

سرگودھا

۶ مئی ۳۵ء کو بعد نماز صبح جملہ افراد انجمن احمدیہ مع عورتوں اور بچوں کے مسجد انجمن احمدیہ میں جمع ہوئے۔ پہلے مولوی محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا نے تقریر کی۔ جس میں قرآن کریم اور تاریخ اسلام سے اس امر کو بوضاحت پیش کیا۔ کہ اسلام کے رو سے بادشاہ وقت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وفاداری نہایت ضروری ہے۔ اور ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ جو بعض لوگ اس تعلیم کے خلاف پیش کرتے رہتے ہیں پھر سلسلہ احمدیہ کے امام اور خلفاء کے ارشادات اور ان کے طرز عمل سے جماعت احمدیہ کی مسلمہ وفاداری اور اطاعت گذاری کو واضح کیا۔ اور پھر مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ کی وہ تقریر پڑھ کر سنائی۔ جو قادیان کے جلسہ جوبلی میں انہوں نے کی اور جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد سلطنت کی بہبودی اور شہنشاہ معظم کی سلامتی کے لئے تمام مجمع سمیت دعا کی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔

جیسا کہ پہلے سے تجویز کیا گیا تھا۔ جملہ ممبران انجمن احمدیہ سرگودہ نے شام کا کھانا مسجد میں جشن اور خوشی کے اظہار کے طور پر مل کر کھایا۔ نیز غرباء کو بھی کھانا کھلایا۔ اور دعا کی۔

مسجد احمدیہ میں چراغاں کیا گیا۔ اور ہر ایک احمدی نے اپنے اپنے گھر پر بھی روشنی کا انتظام کیا

(نامہ نگار)

انبالہ شہر

سلور جوبلی کے موقعہ پر مبلغ ۲۵/- روپے جماعت احمدیہ انبالہ شہر کی طرف سے ڈسٹرکٹ سلور جوبلی فنڈ میں چندہ دیا گیا۔ تمام سرکاری ملازمین نے اپنے اپنے دفتروں کی معرفت جو چندہ دیا۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ ۶ مئی کی صبح کو حسب پروگرام مرتبہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر انبالہ مسجد احمدیہ میں تمام احمدیوں نے ملک معظم کی درازی عمر اور بہبودی کے لئے دعا کی۔ اس موقع پر میاں بشیر احمد صاحب وکیل نے مختصر سی تقریر کی۔ شام کے وقت مسجد احمدیہ میں جماعت نے روشنی کی اور تمام افراد جماعت نے اپنے اپنے گھروں میں روشنی کا بہت عمدہ انتظام کیا۔ بابو عبد الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ نے خاص طور پر نمایاں روشنی کا انتظام کیا۔ جس کا ذکر یہاں کے لوکل اخبار میں بھی کیا گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع انبالہ کی طرف سے جوبلی میں حصہ لینے کی وجہ سے شکریہ کا خط موصول ہوا۔

خاکسار۔ بشیر احمد بی اے ایل ایل بی وکیل انبالہ شہر

شاہجہان پور

سلور جوبلی کی مسرت انگیز تقریب کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے موجود الوقت ارکان نے مندرجہ ذیل رقم پیش کی۔

حاجی عبد القدیر صاحب ۵ء چوہدری سردار خان صاحب ۱ء حافظ سخاوت علی صاحب ۱ء الطاف خان صاحب آف کٹیا ۱ء منشی احتیاج علی صاحب ۱ء حافظ سید مختار احمد صاحب ۱ء مرزا محمد ولی بیگ صاحب ۸ حاجی محمد نذیر صاحب ۸ حکیم سید محمد قاسم میاں صاحب ۸

۶ مئی کو علی الصبح حافظ سید مختار احمد صاحب کے مکان پر انہیں کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ چوہدری سردار خان صاحب و منشی محمد عقیل صاحب و حاجی محمد نذیر صاحب نے فوائد سلطنت برطانیہ پر تقریریں کیں محمد کامل صاحب و محمد فاضل صاحب و محمد عابد صاحب نبیرگان حاجی عبد القدیر صاحب نے بھی دلچسپ باتیں سنائیں اور صاحب صدر کی تقریر کے بعد دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بادشاہ ذی جاہ حضور ملک معظم کی عمر و صحت اور اقبال میں زیادہ سے زیادہ ترقی دے اور حضور ممدوح کی عالی شان سلطنت کا انتظام ایسے حکام کے ہاتھوں میں رہے جو عادل و منصف ہوں ظالم و ناانصاف لوگ عہدہائے جلیلہ پر نہ پہنچ سکیں۔

رات کو روشنی کی گئی۔ حاجی عبد القدیر صاحب کا عالی شان پھاٹک جھنڈیوں سے خوب آراستہ اور برقی قمقموں سے جگمگا رہا تھا۔ جس کے لئے حافظ عبد الجلیل صاحب قابل تحسین ہیں۔

منشی محمد عقیل صاحب نے اعلیٰ قسم کی شیرینی تقسیم کی۔ اور حافظ عبد الجلیل صاحب وغیرہ نے بلا قید مذہب و فرقہ خاموش و معذور مستحقین کی امداد فرمائی۔

خاکسار۔ سراج عفی عنہ

بھوتھ

خاکسار نے ایک مضمون منجانب زمینداران موضع بھوتھ بہ تقریب سلور جوبلی پڑھا طرح طرح کے کھیل تماشوں کے بعد بوقت شام

مورخہ ۸ ۵/۳۵ کو زیر صدارت تحصیلدار صاحب بھولتھ جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے ایک مشنری عیسائی نے گورنمنٹ انگلشیہ کے فضائل و برکات کا ذکر کیا۔ بعدہ ایک سکھ صاحب نے ان فضائل اور برکات کا اعادہ فرمایا اور پھر میں نے راجپوت زمینداران موضع بھولتھ کی طرف سے ایک مضمون پڑھا۔
خاکسار۔ ڈاکٹر صوبیدار رحمت علی سب اسسٹنٹ سرجن پنشنر موضع بھولتھ

مونگھیر

جماعت احمدیہ مونگھیر کے ۸ مئی ۳۵ء کے اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہو کر بذریعہ تار ہز ایکسی لنسی وائسرائے بہادر ہز ایکسی لنسی گورنر صوبہ بہار اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی خدمت میں ارسال ہوا۔
انجمن احمدیہ مونگھیر نہایت مؤدبانہ طور پر حضور ملک معظم کی خدمت میں ان کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر مخلصانہ اظہار وفاداری اور محبت آمیز مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہے۔ کہ ہز میجسٹی کا شاندار عہد حکومت ہز میجسٹی کی رعایا کی بہتری اور خوشحالی کے لئے تادیر قائم رہے۔
اس تار کا جواب اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری صاحب ہز ایکسی لنسی کی طرف سے حسب ذیل موصول ہوا۔
مہربانم
"مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپ کی مورخہ ۷ مئی کے تار کی موصولی کا شکریہ ادا کروں۔ اور آپ کو اطلاع دوں کہ ہز ایکسی لنسی وائسرائے بہادر آپ کے وفادارانہ پیغام کو اور اس روح کو جس کے ماتحت آپ نے دی ہز میجسٹیز کی سلور جوبلی کی مسرت آمیز تقریب کو منایا ہے۔ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"

یاڑی پورہ (کشمیر)

مورخہ ۶ مئی۔ زیر صدارت راجہ نیر ذالدین خان جاگیردار شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کی سلور جوبلی کی تقریب میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں دور دور سے احمدی احباب شریک ہوئے۔
مولوی محمد نذیر صاحب قریشی ہیڈ مبلغ کشمیر اور مولوی محمد یوسف شاہ صاحب مبلغ نے قرآن کریم اور احادیث نبوی پیش کر کے حاضرین کو بتلایا۔ کہ حکومت وقت کے ساتھ تعاون کرنا بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ تقریروں کے بعد شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ اور مہاراجا بہادر اور مہاراجہ کمار کی صحت تندرستی اور اقبال کے لئے قریباً ایک گھنٹہ تک تمام مجمع نے دعائیں کیں۔
خاکسار۔ راجہ غلام محمد خاں چک ایرچ کشمیر

دہلی

مورخہ ۵ مئی۔ انجمن احمدیہ دہلی کے تمام مردوں اور خواتین کا اجتماع ہوا۔ جس میں حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی درازی عمر اور بہبودی کے لئے دعا کی گئی اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا گیا کہ اس نے ملک معظم کو گذشتہ پچیس سال حکومت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ انہیں حکمرانی کرنے کے لئے دیر تک زندہ رکھے۔
مورخہ ۷ مئی احمدی خواتین کی لجنہ کا دفتر نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا۔ اور رات کو چراغاں کیا گیا۔ ۸ مئی کی صبح کو محتاجوں میں خیرات تقسیم کی گئی۔ اور غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔
اس موقعہ پر پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ دہلی نے یہ تار ملکہ معظمہ کی خدمت میں سلور جوبلی کی مبارک تقریب پر ارسال کیا کہ "احمدی خواتین دہلی ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی سلور جوبلی کی سعید تقریب پر گہری وفاداری اور دلی مسرت کا اظہار کرتی ہیں"
علاوہ ازیں مندرجہ ذیل تار امیر جماعت احمدیہ دہلی نے سلور جوبلی کی تقریب کے سلسلہ میں ملک معظم کی خدمت میں بھیجا
"میں انجمن احمدیہ دہلی کے تمام افراد کی طرف سے دی ہز میجسٹیز کی تقریب سلور جوبلی پر آپ کی خدمت میں جذبات وفاداری دلی مبارکبادی اور اس دعا کا تحفہ بھیجنے میں سرفرازی محسوس کرتا ہوں۔ کہ خدا ہمارے شہنشاہ کو سلامت رکھے"
خاکسار۔ سکرٹری نیشنل لیگ دہلی

راولپنڈی

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ راولپنڈی نے سلور جوبلی کی تقریب پر مندرجہ ذیل خط ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع راولپنڈی کی خدمت میں ارسال کیا
"میں حضور کو اس بات کی اطلاع دینے میں نہایت خوشی محسوس کرتا ہوں کہ انجمن احمدیہ راولپنڈی نے سلور جوبلی کی تقریب نہایت شاندار طور پر منائی ۶ مئی کو غربا میں کھانا کھلایا گیا۔ اور ساڑھے آٹھ بجے شام دفتر انجمن پر چراغاں کیا گیا۔
حضور والا۔ احمدیہ جماعت ایک نہایت معروف مذہبی جماعت ہے۔ جو گورنمنٹ کی اطاعت و فرمانبرداری کو ایک مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ جماعت کے مرکز قادیان میں بھی سلور جوبلی عظیم الشان طریقے پر منائی گئی۔
ہم تمام افراد انجمن احمدیہ جماعت کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود کی مندرجہ ذیل دعا میں جو انہوں نے حضور ملک معظم کی حکمرانی کے لئے کی تھی۔ صمیم قلب سے شریک ہوتے ہیں۔ ؎

رہ تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہے مدام
جس کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہ روزگار"

(سکرٹری)

لائل پور

مورخہ ۶ اور ۷ مئی کو جماعت احمدیہ لائل پور نے سلور جوبلی کی خوشی منانے کے لئے مسجد فضل میں چراغاں کیا۔ اس کے علاوہ احباب جماعت نے اپنے اپنے گھروں پر بھی چراغاں کے ذریعہ خوشی کا اظہار کیا۔ ۷ مئی کی شب کو مسجد فضل میں زیر صدارت شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تاج برطانیہ سے وفاداری کے اظہار پر مشتمل تقاریر کی گئیں۔ اور حکومت برطانیہ کی اس پالیسی کی نہایت تعریف کی گئی۔ جو اس نے اپنی رعایا کو مذہبی آزادی دینے کی صورت میں اختیار کر رکھی ہے۔
نیز ہز میجسٹی حضور ملک معظم و ہز میجسٹی حضور ملکہ معظمہ کی سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔
(نامہ نگار)

بھگو بھٹی (سیالکوٹ)

سکول میں ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریب پر تقریریں کی گئیں۔ بعد ازاں مقامی جماعت نے اپنی گرہ سے طلبا میں شیرینی تقسیم کی۔ اور غربا کو کھانا کھلایا وو بڑ کے درخت شہنشاہ معظم کے نام پر لگائے گئے (نامہ نگار)

لدھانہ کے احمدیوں پر تشدد
کا
اثر بعض شرفاء پر

حسب ذیل مکتوب ہمیں لدھانہ سے ایک غیر احمدی صاحب نے ارسال کیا ہے
جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل قادیان"
السلام علیکم۔ عرض ہے کہ بندہ پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ خالہ زاد بھائی کی بیماری کی وجہ سے لودھیانہ آیا ہوا ہوں دیکھا۔ کہ کانفرنس احرار نے یہ فتویٰ دے دیا ہے۔ کہ احمدیوں کو اور ان کے رشتہ داروں کو چھوڑ دیا جائے۔ میرے ایک خالہ زاد بھائی جو کہ بیمار ہیں۔ ان کا بھی محلہ والوں نے بائیکاٹ کر رکھا تھا مگر آج یہ دیکھ کر حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ ایک مولوی صاحب اور ایک رشتہ دار (جنہوں نے پہلے پہل یہ بات شروع کی تھی) بیمار پرسی کے لئے آئے بیٹھے ہیں۔ محلہ والوں کو جب یہ معلوم ہوا۔ تو انہوں نے مولوی صاحب کو آگھیرا۔ اور مجبور کیا۔ کہ احمدیوں کے رشتہ داروں سے نہ ملیں۔ مگر انہوں نے صاف جواب دے دیا۔ یہ تشدد نہیں تو اور کیا ہے؟ اسی بنا پر ہمارا رجحان جماعت احمدیہ کی طرف ہوتا جا رہا ہے۔ اور شائد کامل دلائل ملنے پر جماعت احمدیہ میں داخل ہو جائیں۔
("الفضل") وہ احراری جو یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیوں پر تشدد کر کے وہ احمدیت کو مٹا دیںگے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کا تشدد نہ صرف احمدیوں میں قربانی اور ایثار کا زیادہ ولولہ پیدا کر رہا ہے۔ بلکہ شرفا کو بھی احمدیت

سیالکوٹ میں احراریوں کا جلسہ

جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی

۶ مئی سیالکوٹ میں احراریوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں سید عطاء اللہ صاحب بخاری نے تقریر کی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی صدر تھے۔ عین اس وقت جبکہ تلاوت قرآن کریم ہو رہی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ آتشبازی کا شغل بھی جاری تھا۔ جس سے احراریوں کے احترام قرآن کا ثبوت ملتا ہے

بعدہٗ کسی صاحب ظفر نامی نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک نہایت گندی اور دل آزار نظم پڑھی۔ پھر مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے صدارتی تقریر کی۔ جس میں کہا میں مجلس احرار کا رکن نہیں۔ لہذا اس جلسہ کی صدارت احرار کے کسی رکن کے سپرد کرنا زیادہ موزوں ہوتا۔ میں اس وقت جہاد کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر جہاد کی ہر بات پر عمل کرو قرآن سے ثابت ہے۔ کہ جہاد میں پیش قدمی کرنے والے کی جان و مال کی حفاظت کرنی چاہئے۔ لہذا تم ان کے حکم پر جانیں قربان کردو۔ بخاری صاحب اولی الامر منکم میں سے ہیں۔ مرزائیوں کے اولی الامر انگریز ہیں۔

اس کے بعد سید عطاء اللہ صاحب بخاری اٹھے۔ الیکشن کے معاملات میں لوگوں نے آپ کو بہت گالیاں دی تھیں۔ اس لئے آپ نے تمہید اس طرح شروع کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ میرے دل میں سیالکوٹ کے متعلق کوئی رنجش ہے۔ یہ غلط ہے۔ الیکشن کے معاملات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ضروری نہیں۔ کہ ایک انسان کی ہر بات مانی جائے۔ اگر تم نے الیکشن میں میری بات نہ مانی۔ تو کوئی حرج نہیں۔

پھر کہا۔ مرزائیوں کے مقابل بہت اٹھے لیکن خدا کو منظور تھا۔ کہ یہ میرے ہاتھ سے تباہ ہوں مجھے اس مقدمہ نے علامہ بنا دیا ہے۔ رمضان کے مہینے میں لوگ تراویح و تہجد پڑھتے تھے۔ اور میں مرزا کی گالیوں کی فہرست تیار کیا کرتا تھا۔ مجسٹریٹ بہت سخت تھا۔ اگر نرم ہوتا تو دیکھتے کیا بنتا۔ مرزائیوں نے اس مقدمہ کو معمولی سمجھا تھا۔ ان کا خیال تھا۔ کہ بغیر ڈیفنس پیش کئے دو تین سال کے لئے قید ہو جائے گا۔ مرزائیو! بخاری کا یہ مقدمہ تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ چھ ماہ کی سزا نے میری ہتک کی ہے۔ جس شخص نے فاسق و فاجر ترکوں کے لئے دو تین سال کاٹے ہوں۔ اس کے لئے یہ چھ ماہ بہت کم ہیں۔ یہ سزا احراری لونڈے بھی بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔ حکومت کا مزاج بدلتے دیر نہیں لگتی۔ ممکن ہے۔ یہ سزا اور بھی کم ہو جائے اب تو قادیان میں ہمارا ڈیرہ لگ گیا ہے اب کے کانفرنس میں پہلے سے چوگنے آدمی شامل ہونگے۔ اور نبوت کی نصف خاک اُڑ جائے گی۔ مرزائیو! ہمارے نبی کی گستاخی کرنے والا پھانسی دیا جاتا ہے۔ لیکن تمہارے نبی کو گالیاں دینے والے کو صرف چھ ماہ اور بی کلاس!

پتا نہیں یہ گالیاں دینے والا مرزا معزز اور ہم شریف آدمی کیوں ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ اگر اخلاقی حیثیت سے کوئی نبی ہوتا ہوتا۔ تو وہ گاندھی ہوتا۔ عیسائیت کو اور کسی جگہ موقعہ نہ ملا۔ لہذا اس پنجابی نبی سے دعوے نبوت کرا دیا۔ اگر میں بری ہو گیا تو آگے آگے مرزائی ہونگے۔ اور پیچھے پیچھے ہم۔ مجلس احرار کے لئے چندے دو۔ جائیں دو۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب شعبہ تبلیغ میں حصہ لیں۔ اور احرار کے کارکن بن جائیں۔ سیالکوٹ سے بہت سا چندہ درکار ہے۔ اس لئے اے سیالکوٹ والو! زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔

اس کے بعد دعا کے بیٹھنے ہی والے تھے کہ ایک صاحب بول اٹھے۔ شاہ جی چندہ کیلئے بہت کچھ تاکیداً کہا گیا ہے۔ لیکن کسی نے ایک پیسہ نہیں دیا۔ اس کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب نے چندہ کے لئے اور زیادہ تاکید کی۔ جس پر لوگوں کی طرف سے دس روپیہ کے قریب جمع ہوئے۔ (نامہ نگار)

الفضل:۔ نظموں اور تقریروں میں جو فحش گوئی اور بدزبانی کی گئی۔ اس کا بہت بڑا حصہ حذف کر دیا گیا ہے:

ڈیرہ دون میں سید عطاء اللہ بخاری کی شرمناک حرکات

۱۳ و ۱۴ مئی کی شب کو ڈیرہ دون میں عطاء اللہ بخاری نے ایک پبلک جلسہ میں حسب عادت پھر بدزبانی اور اشتعال انگیزی سے کام لیا۔ اور ہمارے آقا و پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں سخت بدزبانی کی۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف غلط اور جھوٹے الزامات لگا کر پبلک کے دل میں ہمارے خلاف نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس نے گورداسپور کے مقدمہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ خدا کرے۔ ایک مقدمہ اور مجھ پر چل جائے۔ تو پھر میں نبوت کا بھٹہ ہی لگا دونگا۔ (آگے جو بدزبانی کی ہے۔ وہ حذف کر دی گئی ہے۔ الفضل)

غرض نہایت دل آزار بکواس کر کے ہمارے دلوں کو پھر مجروح کیا۔ ہم پوری کوشش میں ہیں۔ کہ احمدی احباب کو امن سے رہنے اور صبر سے سب باتیں برداشت کرنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ورنہ یہ باتیں ایسی نہیں ہیں۔ کہ ان پر کوئی صبر کر سکے۔ ہم اس کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلا رہے ہیں۔ اور احمدی احباب سے بھی درخواست دعا کرتے ہیں: (نامہ نگار)

"گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ کا داخلہ"

میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق کہ ہماری جماعت کے اصحاب ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ جماعت کے نوجوانوں کو جو ویونگ کا کام سیکھنا چاہتے ہوں مطلع کرتا ہوں۔ کہ ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا داخلہ یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔ لیکن امیدواروں کی درخواستیں ماہ جولائی میں پہنچ جانی چاہئیں۔ پراسپکٹس اور درخواست فارم انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ یہاں دو کلاسیں ہیں۔ ایک ہائر کلاس جس کا کورس دو سال کا ہے اور جس میں میٹرک سے کم تعلیمیافتہ نہیں لئے جاتے۔ اور دوسری آرٹیزن کلاس۔ جس کا کورس صرف ایک سال کا ہے۔ اور جس میں ہر ایک لڑکا جو اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ لیا جا سکتا ہے۔ پنجاب کے امیدواروں کو بغیر کسی شرط کے لیا جاتا ہے۔ اور دوسروں کے لئے کچھ شرائط لگاتے ہیں۔ اس واسطے پوری واقفیت پراسپکٹس سے حاصل ہو سکتی ہے پراسپکٹس حسب ذیل پتہ سے مل سکتے ہیں۔ پتہ اردو ٹیکسٹائل ماسٹر صاحب گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ نزد ہال دروازہ امرتسر۔

(خاکسار عبد المالک احمدی سٹوڈنٹ سیکنڈ ایئر ہائر کلاس گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر)

افسوسناک انتقال

ہمیں یہ معلوم ہو کر بے حد افسوس ہوا۔ کہ بابو حبیب اللہ صاحب کلرک پوسٹ ماسٹر جنرل کے بھائی محمد سعید صاحب ۸ مئی کو فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم نہایت سعید اور مخلص احمدی تھے ہمیں اس صدمہ میں بابو صاحب موصوف اور انکے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر کی توفیق دے۔ احباب مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کریں

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا" رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔

اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر للعہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہیئے۔ ہم نے عرق نور کی قیمت عہ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے عہ کر دی ہے۔ تاکہ مزدور تنگ الجباب بآسانی فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ یرقان۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض پرانا بخار یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے تو عرق نور مجرب المجرب ثابت ہوگا۔ موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے۔ مصفی خون ہونیکے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ عورتوں کی پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو تحابل تولید بناتا ہے فہرست مفت طلب کریں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرموں کا سرتاج

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

نہایت قابل قدر مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ہے۔ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے نمونہ ۱/ کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ ملنے کا پتہ:- شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

موتی سرمہ کی دھوم مچ گئی!

کس نمی گوید کہ دوغ من ترش است۔ یہ ایک مشہور ضرب المثل ہے اسلئے اگر میں اپنی چیز کی تعریف کروں تو یہ کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ دیکھئے کہ لوگ موتی سرمہ کے متعلق کیا کہتے ہیں

خاندان رسالت کے درخشندہ گوہر حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ ناظر تالیف و تصنیف تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"۔

بلا شبہ آج دنیا مانتی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا۔ جالا، خارش چشم۔ پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے لہٰذا آپ کو ہمیشہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مغالطہ میں پڑ کر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں اور بعد میں کف افسوس ملیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ۲) محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضا میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا بس اس اکسیر کا ہی کام ہے ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے (صہ) محصول ڈاک علاوہ۔

ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کی ہی سفارش فرماتے ہیں

چنانچہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی۔ ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے غیر معمولی فائدہ ہوا۔ جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں"

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہار زیر آرڈر (۵) رول (۲۰) ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب راجہ اصغر علی خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم خوشاب ضلع شاہپور

مقدمہ ۱/۱۳ سمات محمود خاتون بیوہ عطا محمد ذات چھینبہ سکنہ حال چک ۲۱ جنوبی تحصیل سرگودھا ضلع شاہ پور

بنام

رنگا ولد رمضان۔ سردار ولد احمد یار۔ برخوردار ولد احمد یار اقوام چھینبہ سکنائے مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور حال سکنائے جھوگیاں چھینبہ داخلی کالرہ تحصیل شاہ پور۔ ضلع شاہ پور

دعویٰ تقسیم اراضی تعدادی ۷۰۸ ۱/۲ کنال مندرجہ کھاتہ کھیوٹ ۹۶۲ کھتونی ۲۶۲۱ تا ۲۹۲۹ و ۱۵۱۱ لغایت ۱۵۱۷ واقعہ موضع مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب۔ ضلع شاہ پور

اشتہار

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم دیدہ دانستہ طور پر تعمیل سمنات و حاضری عدالت ہذا سے گریز کر رہے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم بہ تقرر ۱۰/۵/۳۵ حاضر عدالت آویں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۱۰/۵/۳۵

(مہر عدالت) دستخط:- اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور

ویدار تھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب بانی ست دھرم

ویدک تہذیب کی ننگی تصویر۔ جس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی ملنا مشکل تھا۔ آریہ سماج اور ویدوں کی تردید میں ایسی لاجواب تصنیف کبھی نہیں چھپی۔ ناپسند آنے پر قیمت واپس۔ اسے پڑھ کر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے قیمت عہ پتہ:- ست دھرم پرچارک منڈلی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۹ مئی۔ کرنل لارنس المعروف "شہزادہ عرب" کی حالت آج صبح زیادہ مخدوش ہوگئی۔ سات بجے صبح مصنوعی طریقوں سے تنفس جاری کیا گیا۔ لیکن ڈاکٹروں کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ اور مریض ۱۴۲ گھنٹوں کی لگاتار غشی کے بعد مر گیا۔

امرت سر ۲۰ مئی۔ میڈیکل سکول امرت سر کے طلباء کی فیس ساٹھ روپے سالانہ سے ۱۲۰ روپیہ کر دی گئی ہے۔ اس پر تمام طلباء میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور انہوں نے پنجاب گورنمنٹ کو درخواستیں بھجوائی ہیں۔ کہ موجودہ کساد بازاری کے زمانہ میں وہ اس قدر بھاری فیس ادا نہیں کر سکتے۔

کراچی ۱۹ مئی۔ شکارپور جیل میں ایک لمبی میعاد کے ایک قیدی نے جیلر کو پکڑ لیا۔ اور زد و کوب کیا۔ جیلر نے گولی چلانے کا حکم دیدیا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ گولی چلائی جاتی۔ ملزم اور اس کے ساتھی منتشر ہوگئے۔

کراچی ۲۰ مئی۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے کا ایک ریلوے سٹیشن آگ لگنے سے بالکل جل گیا۔ سکھر ریلوے سٹیشن پر بھی آگ لگ گئی۔ اور مال گاڑی کا ایک ڈبہ جل گیا

لاہور ۲۰ مئی۔ حکومت پنجاب کے زیر ہدایت ڈپٹی کمشنر لاہور نے صدر بلدیہ لاہور کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ کہ چونکہ سب کمیٹیوں کے مرتب نہ کئے جانے کی وجہ سے کام کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس لئے کمیٹیوں کا اجلاس فوراً بلایا جائے۔

دھلی ۲۰ مئی۔ ریاست کشن گڑھ کے ایک جاگیردار کو گرفتار کرنے کے لئے فوج اور پولیس کے سپاہی کئی سو کی تعداد میں موضع گوٹھیانہ میں پہونچے۔ جاگیردار دھرمسالہ میں مقیم تھا۔ اور اس نے اپنے آپ کو پولیس کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا فوج نے گولی چلادی جس سے جاگیردار مذکور ہلاک ہوگیا۔ اس سے والئے ریاست کو کئی شکایات تھیں۔ چند سال ہوئے۔ وہ ایک ڈاکہ میں ماخوذ ہوا تھا۔ اور اب جنگل میں ایک مکان میں رہتا تھا۔

احمد آباد ۲۰ مئی۔ گاندھی جی پلیگ زدہ رقبہ کے دورہ کے سلسلہ میں ۲۲ مئی کو بورسد جانیوالے ہیں۔ اس سے قبل وہ وہاں کے ہائی سکول کی بلڈنگ میں ٹھہرا کرتے تھے۔ لیکن گذشتہ سال چونکہ اس وجہ سے سکول کی گرانٹ بند ہوگئی۔ جس کے لئے دوبارہ کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے منتظمین نے انہیں وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی۔

کراچی ۲۰ مئی۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ بورڈ میں پہلی بار ایک ہندوستانی کو پائلٹ مقرر کیا گیا ہے۔ یورپینوں کی طرف سے کسی یورپین کے تقرر پر زور دیا گیا تھا۔ لیکن ہندوستانیوں کے مطالبہ پر کمانڈر انچیف نے ایک ہندوستانی کے تقرر کی منظوری دیدی۔

شملہ ۲۰ مئی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ سال کے موسم خزاں تک نئی پراونشل لیجسلیچروں کے انتخابات کی تیاریاں مکمل ہوجائیں گی۔ اور جنوری ۳۷ء میں صوبجاتی خود مختاری کا اعلان کر دیا جائیگا۔ لیکن اس وقت موجودہ وائسرائے ریٹائر ہوچکے ہوں گے۔

بنارس ۲۰ مئی۔ مالویہ جی نے لنڈن جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ چنانچہ ان کی قیادت میں کمیونل ایوارڈ کے خلاف وفد بھیجنے کی جو تجویز تھی۔ وہ بھی مسترد کر دی گئی ہے۔

استنبول ۲۰ مئی۔ مصطفےٰ کمال پاشا ٹرکی کے لئے ایک ہنگامہ خیز پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ جو کمیونزم سے بہت ملتا جلتا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ گورنمنٹ برطانیہ چھ سو زبردست جنگی جہاز تیار کرا رہی ہے۔ جن میں سے ہر ایک تین سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلیگا۔ ہوائی جہازوں کی یہ تعمیر جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں ہے۔

بمبئی ۱۹ مئی۔ ایک مقامی اخبار کا بیان ہے۔ کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں ایک نیا صیغہ محکمہ رسل و رسائل کے نام سے کھلنے والا ہے۔ تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں۔ اس محکمہ کے انچارج سر کاوس جی جہانگیر ہونگے۔ ریلوے ٹرانسپورٹ۔ ہوائی رستوں۔ ٹرنک ٹیلیفونز اور وائرلیس کا سلسلہ جس سرعت سے ترقی کر رہا ہے۔ اس کو زیادہ منضبط طریق سے چلانے کے لئے یہ محکمہ قائم کیا جا رہا ہے۔

راولپنڈی ۱۹ مئی۔ مقامی کانگریس کمیٹی کے ارکان میں سخت کش مکش جاری ہے جس کے نتیجہ میں ورکنگ کمیٹی کے قریباً تمام ارکان مستعفی ہوگئے ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اگلے اجلاس میں کانگریس کمیٹی کے ٹوٹ جانے کا اعلان کر دیا جائیگا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) سلور جوبلی کے موقعہ پر مہاراجہ کشمیر۔ مہاراجہ پٹیالہ اور سر عمر حیات خاں ملک معظم کے ایڈی کانگ کی حیثیت سے انگلستان گئے ہوئے تھے کہا جاتا ہے۔ کہ جب جلوس کے پیچھے پیچھے یہ بطور ایڈی کانگ جا رہے تھے۔ تو ہجوم میں سے بعض لوگوں نے "ان کالے آدمیوں کی طرف دیکھو" کے آوازے کسے۔

کابل (بذریعہ ڈاک) ہرات کے ایک گاؤں میں ایک شخص عبدالرسول نامی رہتا ہے۔ جس نے حال میں اپنی ۱۲۵ ویں سالگرہ منائی ہے۔ اپنی زندگی میں اس نے تین عورتوں سے شادی کی ہے اور تیس بچوں کا باپ ہے۔ ابھی تک اس کی صحت اچھی ہے۔ بینائی بھی ٹھیک ہے اور چلنے میں نوجوانوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی ایک سرکردہ لیبر لیڈر ہاؤس آف کامنز میں ایک تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سلور جوبلی کے سلسلہ میں جو روپیہ جمع ہوا ہے۔ اسے انعامات وغیرہ میں ضائع کرنے کی بجائے بے روزگاری کو دور کرنے پر صرف کیا جائے۔

حیدرآباد دکن ۱۹ مئی۔ مقامی کمشنر پولیس نے ایک حکم صادر کیا ہے۔ جس میں تمام پریسوں کے مینیجروں اور مالکوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا پوسٹر یا پمفلٹ شائع نہ کریں۔ جس کے پڑھنے سے مختلف فرقوں میں کشیدگی پیدا ہوتی ہو۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض اخباروں پر بھی اس قسم کی پابندیاں عائد کی جانیوالی ہیں۔

دہلی ۱۹ مئی۔ ہندو مہاسبھا نے نواب صاحب مالیر کوٹلہ سے درخواست کی تھی کہ اس کے ایک نمائندہ کو ریاست میں ہندوؤں کے حالات کا معائنہ کرنے کے لئے آنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اس تار کا کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اور آج بھائی پرمانند صاحب نے ایک نمائندہ وہاں روانہ کر دیا۔ نواب صاحب کو بذریعہ تار اطلاع دے دی گئی ہے۔

لاہور ۲۰ مئی۔ سلور جوبلی کی تقریب پر ۶-۷ مئی منٹو پارک میں جو میلہ ہوا اس پر حکومت کا ایک لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے ۲۱ ہزار روپیہ تو صرف کشتی لڑنے والے پہلوانوں کو دیا گیا ہے۔

ماسکو ۱۸ مئی کل دنیا کے سب سے بڑے ہوائی جہاز "میکسم گورکی" کو ایک ہولناک حادثہ پیش آیا۔ اس کا ایک چھوٹے ہوائی جہاز کے ساتھ تصادم ہوگیا۔ جس سے ۴۸ افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ جہاز سوویٹ پراپیگنڈا کا بھی ایک زبردست ذریعہ تھا۔

وی آنا ۱۹ مئی۔ پولیس کی ایک پارٹی نے ایک عمارت پر چھاپہ مار کر مختلف ممالک کے ڈیڑھ سو کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا۔ جو کسی خاص پروگرام پر غور کر رہے تھے۔

برلن (بذریعہ ڈاک) جرمنی کے وزیر خارجہ کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ کوئی یہودی خواہ کتنا ہی سرکار پرست کیوں نہ ہو۔ جرمنی کا شہری نہیں بن سکتا۔ اور نہ ہی کسی یہودی کو جرمنی میں کوئی ملازمت مل سکتی ہے۔ یہاں ملازم ہونے کے لئے آرین نسل سے ہونا ضروری ہے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ ڈیلی ایکسپریس لکھتا ہے۔ کہ سر آغا خاں اور سر سپرو کو ان خدمات کے عوض جو انہوں نے حکومت اور ملک کی سر انجام دی ہیں۔ لارڈ بنا دیا جائیگا۔ اور سر سپرو کو انڈیا

اعبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی